سوال

(400)انشورنس کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاانشورنس کروانا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامی میں انشورنس کرانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں حرام خوری کی متعدد صورتیں پائی جاتی ہیں چنانچہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں یہ طے شدہ اصول ہے کہ جس چیز کا بیمہ ہو چکا ہے اگروہ معینہ مدت سے پہلے مرجائے یا ہلاک ہوجائے تو بیمہ کی پوری رقم اس کے ورثاء یا مالکوں کو ادا کی جاتی ہے اور اگروہ مقررہ مدت تک زندہ رہے تو کل جمع شدہ رقم مع سود اس کو ادا کی جاتی ہے اور اگر کچھ قسطیں ادا کرکے باقی کی ادائیگی سے وہ قصداًانکار کردے یا مجبوراًوہ ادا نہ کرسکے تو پھر ادا شدہ رقم بحق کمپنی ضبط کرلی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ پوری رقم کس معاملہ میں ادا کی جاتی ہے جب کہ اصل تعلق حوادث کی وجہ سے پہلے ہی منقطع ہوچکا ہے ظاہر ہے کہ کمپنی نے یہ پیسہ سود پر لگا رکھا ہوتا ہے جس کا ادنیٰ منافع اس کے ورثاء کو دیا جاتا ہے باقی وہ ذمہ داران خود ہضم کرجاتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ بیمہ کرانے والا تو "مضارب" ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ "مضاربت"میں تو نسبت حصہ کا تعین ہوتا ہے اور طرفین نفع ونقصان میں برابر کے شریک رہتے ہیں جب کہ بیمہ کمپنیوں کے ہاں نسبت ادائیگی پہلے سے متعین ہوتی ہے اسی نام کا نام سود ہے اس طرح یہ بھی ممکن ہے بعد میں بیمہ کرانے والے کی رقم پہلے کو ادا کی جائے ۔

سوال یہ ہے کہ پہلے کو یہ کس حق کے تحت دی گئی ہے اس کا نام قمار نہ رکھا جائے تو اور کیا ہے ؟ نیز کچھ قسطوں کی ادائیگی کے بعد باقی سے عاجز آجانا قصداً رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں جمع شدہ رقم ضبط کرلینا کون سے شرعی ضابطہ میں جائز ہے ؟ یہ دوسرے کا مال باطل طریقہ سے کھانا نہیں ہے تو اور کیا ہے ؟

انہی قباحتوں کی بناء پر انشورنس کا کاروبار کرنا حرام ہے ۔ دراصل معاملہ ہذا یورپ کے مظالم سرمایہ داری کا طبعی تقاضا ہے دین اسلام میں اس کے جواز کا تصور بھی ناممکن اور محال ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص706

محدث فتویٰ